اس دامگاہ کا یعنے دامگاہ بزم قدح کا کیونکہ مرزا اس شعر مین بزم قدح کا ذکر کر رہے ہین۔ اس زمین مین مین نے اعلیحضرت قوی شوکت قدر قدرت بندگانعالی متعالی حضور پر نور سلطان دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی غزل بے بدل پر بتقریب طرح دو غزلہ کہا تھا اور ایک غزل کے مقطع مین میرزا کے اس مصرع کی تضمین اسطرح کی تھی ؎ غالب نے خوب کہدیا واجد کہ رنگ رخ بہ صید زدام جستہ ہے اس دامگاہ کا۔ اس تضمین مین مین نے دامگاہ کے معنے بزم قدح کے ہی لئے ہین۔ مرزا نے اس شعر مین بزم قدح کو دامگاہ سے استعارہ کیا ہے کیونکہ شراب کی لذت شراب پینے والون کو اپنے دام مین گرفتار کر لیتی ہے۔

مقتل کو کس نشاط سے جاتا ہون مین کہ ہے	پر گل خیال زخم سے دامن نگاہ کا

مقتل = قتل گاہ۔ نشاط = خوشی۔ کہ = کاف تعلیل یعنے کیونکہ۔ کس نشاط سے = یعنے بہت نشاط سے۔ بڑے نشاط کے ساتھ۔ پر گل = پھولون سے بھرا ہوا۔ یعنے جب مین مقتل کو جاتا ہون تو خیال زخم کیوجہ سے میرے آنکھون مین گلشن کی سیر دکہائی دیتی ہے۔ مقتل اور زخم لہو کی سبب سے سرخ ہوتے ہین لہذا شاعر نے زخم کے خیال کو گلشن قرار دیا ہے کیونکہ گل کا رنگ بھی سرخ ہوتا ہے۔ پھولون کو دامن مین لیتے ہین لہذا خیال زخم کے پھولون کے لئے نگاہ کا دامن تیار کیا ہے جو دو نون غیر محسوس ہین

جان در ہوائے یک نگہ گرم ہے اسد	پروانہ ہے وکیل ترے دادخواہ کا

دیکھئے دل بیمار اور دستِ بکار اور چشم براہ اور گوش برآواز وغیرہ وغیرہ کیسی عمدہ اور دلکش ترکیبیں ہیں مگر یہہ ایک ترکیب (جان در ہوائے یک نگہ گرم) کسقدر لمبی چوڑی اور طول ہونے کیوجہ سے کسقدر طبیعت کو ناگوار گذرتی ہے۔ ایسے ہی تراکیب ہین جنکی وجہ سے مرزا صاحب اور مومن خان صاحب ہدفِ اعتراض پہلوانانِ سخن کے بنجاتے ہین۔ صرف منتجنہ اور چھوٹے سے باب الالف مین مرزا صاحب کے ایجاد کردہ اتنے تراکیب موجود ہین (۱) یک بیابان ماندگی (۲) نشاط آہنگ (۳) یک شہر آرزو (۴) رستخیز انداز (۵) یک قدم وحشت (۶) دو عالم وشت (۷) وحشت خرامی (۸) جنون جولان (۹) بجنون غلطیدۂ صد رنگ (۱۰) یک عربدہ میدان۔ (۱۱) یک عمر ورع (۱۲) درتشنگی مژگان (۱۳) فریب وفا خوردگان (۱۴) سامان طراز نازش (۱۵) بیخانۂ نیرنگ (۱۶) مفت نظر (۱۷) خودداری ساحل (۱۸) حریف جوشش دریا (۱۹) طاقت آشوب آگہی (۲۰) حیرت کدۂ شوخی ناز (۲۱) یک الف بیش نیست (۲۲) صد رتشخانۂ خمیازہ (۲۳) خمار تشنہ کامی (۲۴) خمیازۂ ساحل (۲۵) جادۂ راہ فنا (۲۶) بیک کف بردن صد دل (۲۷) انداز بجنون غلطیدنِ بسمل (۲۸) برق سوز دل (۲۹) موج سراب دشتِ وفا (۳۰) دیوانگیٔ شوق (۳۱) ہر قدم سایہ (۳۲) سبق شوق (۳۳) جان درہوائے یک نگہ گرم۔ الغرض صرف منتجنہ اور چھوٹے سے باب الالف مین یہہ (۳۳) مرکبات و تراکیب آئے ہین جو ایران کی فارسی مین ہرگز مستعمل

نہین ہین اور جب تک ان ترکیبون کے اسناد اہل لسان کے کلام کے اندر
نملین تب تک ان کو صحیح جاننا اور اپنی نظم و نثر مین ان کا استعمال کرنا محض
قلت تتبع اور خودپسندی و عدم تحقیق سے ہوگا - فارسی کے اہل لسان
ان تراکیب کو سنکر پوچھتے ہین کہ این کدام زبان است اور کہتے ہین کہ اینکہ
زبان فارسی نیست حاصل کلام الفاظ کا ایجاد کرنا اور محاورون کا اختراع
عمدہ بات ہے مگر اہل لسان کو زیادہ تر سزاوار ہے اگر غیر ملکی حضرات قادر الکلامی
کے زعم پر غیر زبان مین اختراعات کرنا چاہین تو یہہ بات ممکن ہے مگر اسکے
لئے ذوق سلیم درکار ہے اور حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
و قدس اللہ سرہ کی تقلید بہتر ہے کیونکہ کسی اہل لسان کو آپ سے نزاع و خلاف
نہین اور میرزا بیدل اور شیخ ناصر علی کے اختراعات کو اہل لسان ہرگز پسند
نہین کرتے اسکی وجہ خاص صرف اتنی ہے کہ ان دونون صاحبون کے
اختراعات ذوق سلیم اور جادۂ مستقیم سے باہر ہین بلکہ رکیک و طویل و پر
تصنع و غیر فصیح و اضافت در اضافت و صفت در صفت و تراکیب مقلوبہ
بلاوجہ موجہ کثرت سے ہوا کرتے ہین یہی وجوہات ہین کہ ان صاحبون کے
اختراعات مقبول خاص و عام نہین ہوے بلکہ چند لوگ اُن کے رواج
دینے پر تعصب و نفسانیت سے ہٹ دہرمی اور بیجا اصرار کرتے رہے
جسمین اُن کو انجام کار ناکامی حاصل ہوی قاعدہ فارسی کے لحاظ سے
نشاط آہنگ کے معنے قصد نشاط دارندہ یا ارادۂ نشاط کنندہ کے
ہو سکتے ہین مگر میرزا نے اپنے شعر مین اس ترکیب کے کچھہ عجیب معنے

لئے ہین یعنے خوشی کی الاپ رکھنے والا حالانکہ غمی کی کوئی الاپ
نہین ہوتی پھر خوشی کی الاپ چہ معنی دارد اگر غمی کی الاپ ہو اور اسکے
مقابلے پر اور اسکی ضد مین خوشی کی الاپ کہا جائے تو ترکیب مربوط
و چسپان ہوگی کیونکہ الاپ کو غم سے کوئی تعلق نہین مرزا نے اس ترکیب
کے جو معنے لئے ہین وہ کبھی اہل لسان کے پاس مقبول و پسندیدہ
ہو نہین سکتے دیگر وحشت خرامی - خرامیدن کے معنے ناز سے چلنے
اور ٹہلنے کے ہین وحشت کو خرام سے کیا تعلق لہذا یہہ ترکیب بھی غیر مربوط
ہے و قِس علی ھذہ القیاس کہان تک لکھہ سکتا ہون اسکے لئے
تو ایک دفتر ضخیم و علیحدہ بلکہ دفتر دہ مَن درکار ہے صرف مین نے تراکیب
لکھدئے ہین سمجھنے والے سمجھین اور محظوظ ہون میرے استاد شفیق و عمِ
معظم مولوی حکیم عبدالباسط صاحب المتخلص بہ عشق مرحوم و مغفور فرمایا
کرتے تھے کہ میرزا غالب کو شاعری مین طبع خداداد حاصل تھی اور وہ اعلی
درجہ کے شاعر تھے مگر میرزا صاحب کو علم و فضل نہین تھا اس روایت سے
میرا منشا یہہ ہے کہ میرزا صاحب کی شاعری پر کوئی صاحب انگشت اعتراض
نہین رکھہ سکتے کیونکہ اُن کا شاعرانہ خیال بالکل چھوتا اور موثر اور نازک بدل
ہے مگر طرز خیالبندی اور اختراع تراکیب فی الحقیقت عام طور پر بلا تخصیص
خلل انداز اور قابل اعتراض بلکہ لائق اصلاح ہے - میرزا صاحب کے
تصنیفات فارسی و اردو خصوصاً تصنیفات فارسی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس قسم کی سیکڑون ترکیبین اپنی رائے اور طبیعت سے اُنہون نے ایجاد کی ہین

جنکا نتیجہ یہہ ہے کہ گوہ کندن و کاہ برآوردن اور اہل لسان اردو فصحاے
بلاغت شعار جو اہل لسان کے مقلد اور پیرو ہین اُن ترکیب کو دیکھکر مہمل اور
بے معنی کہا کرتے ہین اور ایسے تراکیب کا غیر مانوس طبیعت ہونا تو ایک
قطعی و یقینی بات ہے ۔ مومن خان صاحب کا بھی یہی حال ہے ۔ ان
صاحبون کی اُستادی مین کوئی کلام نہین بلکہ خداوندانِ سخن ہین مگر جو
عیب ہے وہ عیب ہے اور جو ہنر ہے وہ ہنر ہے ۔ ان صاحبون کا کلام اچھی
اور بُری ترکیبون کا مجموعہ ہے ۔ جو کلام اچھا ہے وہ لاجواب ہے ۔ خاص
و عام کے دلون پر جادو کا کام کرتا ہے اور جو تراکیب اسالیب ہٹ
دھرمی اور خود پسندی سے بنا لیے گئے ہین وہ کبھی اور کسی وقت مین فصحاے
لسان بلکہ اہل لسان کے پاس مقبول ہو نہین سکتے بلکہ ہمیشہ وہان سے
بے معنی و جفنگ کا خطاب ملا کرتا ہے ۔ مرزا صاحب کتاب عود ہندی
مین یہہ دعوی کرتے ہین کہ مین نے ہر ایک ترکیب اہل لسان سے اخذ
کی ہے مگر اُن کا یہہ دعوی صحیح نہین ہے چنانچہ دیکھیے مرزا پنج آہنگ کے
ایک رقعہ مین لکھتے ہین **فرود آمدن جاے من در کلکتہ بھینڈی**
بازار است ۔ یعنے فرودگاہ من در کلکتہ بھینڈی بازار است ۔ اہل لسان
یا منزل کہین گے یا فرودگاہ کہین گے مگر منزل کی جگہ مین اتنا لمبا چوڑا
لفظ اور وہ بھی مقلوب الترکیب یعنے فرود آمدن جا ہرگز نہ کہین گے
اگر کسی شخص کو اس ترکیب کی صحت کا دعوی ہو تو ہمکو یہہ ترکیب
اہل لسان کے کلام مین دکھادے ۔ اور فرود آمدن جا کی رکاکت ظاہر ہے

کوئی فصیح آدمی اس لفظ کو فرودگاہ یا منزل کی جگہہ کہہ نہین سکتا اور یک قدم
وحشت اور دو عالم دشت اور یک بیابان ماندگی اور یک زانو تامل اور یک
شہر آرزو اور رستخیز اندازہ اور نشاط آہنگ اور وحشت خرامی وغیرہ وغیرہ
تراکیب ہندیون اور خصوصاً خیالبندون کے بنائے ہوے ہین اور اہل لسان
ان ترکیبون کے موجد نہین ہین اور قلمرو ایران مین ان ترکیبون کو اور اُن کے
معنون کو کوئی نہین جانتا کیونکہ یہہ اُن کی زبان نہین ہے لہذا اہل
لسان جب ان ترکیبون کو سنتے ہین تو یہہ پوچھتے ہین کہ این کدام زبان است
اور کہتے ہین کہ این زبان فارسی نیست ؀ ایجاد اور تلاش اور تراشش تو
اچھی چیزین ہین مگر مقبول اور معقول اور پسندیدہ تلاش و تراش آسان
نہین ہے اور ایک دو شخصون سے یہہ کام ہو نہین سکتا بلکہ اس کام کے لئے
اہل علم کے مجالس اور اتفاق آرا اور محاورہ کی پابندی اور لغت کی نگہداشت
اور تراکیب کی خوش وضعی اور قبولیت خاص و عام ضروری چیزین ہین -
اسد - مبتدا اور جان درہوای یک نگہ گرم اسکی خبر اور ہے رابطہ ہی
پروانہ چراغ پر گرکے جلجاتا اور فنا ہو جاتا ہے - جب تیرے دادخواہ
کے وکیل کی حالت حالت پروانہ کیطرح ہے تو خاص تیرے دادخواہ کا
حال کیا کہنا وہ تو تیری ایک نگاہ مین فنا ہو جاتا ہے - جہان تو نے
ایک نگاہ کی بس اُسکا کام تمام ہوگیا - جان درہوای یک نگہ گرم اہل لسان
کی ترکیب نہین ہے اور اس ترکیب کے صحیح ہونے مین بہت کچھہ تامل ہے
اور یہہ ترکیب بسبب اپنی طوالت و طول لاطائل کے نہایت درجہ کی

غیر فصیح ور کیک ہے - ہوا کے معنے یہان آرزو اور خواہش کے ہین -

جور سے باز آئے پر باز آئین کیا
کہتے ہین ہم تجھکو منہ دکھلائین کیا

پر یعنے مگر بمعنی استثنا - باز آئین کیا مقولہ معشوق کا ہے - جور سے باز آئے یعنے جور سے معشوق باز آیا - جور سے وہ باز آئے - یا ہم باز آئے اس صورت مین سالم مصرع معشوق کا مقولہ ہوگا - اس غزل مین کیا ردیف اور دکھلائین - گہبرائین وغیرہ قافیہ ہے - دونو مصرعون مین کیا نفی کیواسطے آیا ہے -

رات دن گردش مین ہین سات آسمان
ہو رہیگا کچھہ نہ کچھہ گھبرائین کیا

یعنے مفلسی مین گہبرانا نچاہئے بلکہ صبر کرنا چاہئے - کیسا عمدہ فلسفیانہ مضمون ہے - سات عدد اور آسمان معدود ہے - اردو مین معدود اکثر جمع آتا ہے مگر کبھی واحد بھی آتا ہے اور آسمان ایسا لفظ ہے جو واحد اور جمع دونون مین مستعمل ہے - کیا = نفی کیواسطے ہے - کیا گھبرائین یعنے نہ گھبرائین - گھبرانا نچاہئے -

لاگ ہو تو اسکو ہم سمجھین لگاؤ
جب نہو کچھہ بھی تو دہوکا کہائین کیا

لاگ = دشمنی - عداوت - لگاؤ = محبت دوستی - دہوکا کہانا = یعنے فریب کہانا - کیا = نفی کیلئے ہے یعنے دہوکا نہ کہائین -